سوال

(79) زنا سے اسقاط حمل کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی بیوی کتابیہ ہے، یعنی مسلمان نہیں۔ اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ ابھی اس کا حمل صرف چار ہفتے کا ہے اور مرد کو بھی یقین ہے کہ یہ بچہ اس کا نہیں ہے کیونکہ وہ مانع حمل طریقے استعمال کرتا رہا ہے تو کیا وہ بچہ اسقاطِ حمل کے ذریعے ضائع کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء نے ان دو حالتوں میں فرق روا رکھا ہے۔

وہ جنین جس میں روح پھونکی جاچکی ہے، یعنی حمل کے چار ماہ گزر چکے ہیں، دوسرے وہ جنین جس میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی ہے۔

جہاں تک پہلی صورت کا تعلق ہے تو اسقاط سرے سے ناجائز ہے، الا یہ کہ اس بچے کی وجہ سے حمل میں اتنی پیچیدگی پیدا ہو چکی ہو کہ ماں کی جان خطرے میں ہو۔ اور جہاں تک دوسری صورت کا تعلق ہے تو عام حالات میں ایسے جنین کا اسقاط کرانا بھی ناجائز ہے۔ ابن حزم لکھتے ہیں: وہ جنین جس کے بعض اعضاء بن چکے ہوں مکمل جنین کی طرح ہے۔

اگر کوئی شخص مار پیٹ کی وجہ سے ایسی عورت کا جنین گرادے تو اس پر وہی دیت واجب ہوگی جو کہ مکمل جنین کے گرانے پر عائد ہوتی ہے، یعنی ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا۔

لیکن اگر اس مدت میں اسقاط کرانے کا کوئی معقول سبب ہو تو پھر ابارشن (اسقاط حمل) کرایا جاسکتا ہے۔ بوسنیا کی جنگ میں بے شمار مسلمان خواتین عیسائی سربوں سے زنا بالجبر کے تحت حاملہ ہوئیں اور اس وقت یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ آیا وہ اسقاط کرا سکتی ہیں یا نہیں۔

بعض علماء کا خیال تھا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بچے کا تو کوئی قصور نہیں جو اس ناجائز حمل کی بنیاد پر اس دنیا میں آنے والا ہے۔ اور اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے اس معصوم بچی کی جسے جاہلیت کے زمانہ میں بعض عرب زندہ زمین میں دفن کردیا کرتے تھے اور جس کے بارے میں قرآن نے کہا:

وَإِذَا الْمَوْءُۥدَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾... سورة التكوير

''جب زمین میں گاڑی جانے والی بچی سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کس جرم میں قتل کیا گیا؟،،

کچھ علماء کا خیال تھا کہ یہ عورتیں اسقاط کرا سکتی ہیں کیونکہ اول تو ناجائز حمل ہے، دوسرا یہ بچہ ساری عمر اس بہیمانہ عمل کی یاد دلاتا رہے گا جو ان خواتین کے ساتھ ہوا۔

میرا میلان پہلی رائے کی طرف ہے بچے کا اسقاط نہ کرایا جائے لیکن عورت کو طلاق دے کر فارغ کر دیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

متفرق مسائل، صفحہ:420

محدث فتویٰ